بعون صانع بیچون و مکان فضل خلاق زمین و زمان

قصیده

در مطبع نامی منشی نولکشور مطبوع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عشق اک آسیب ہی آشوب زا
عشق اک عاشق کش و بیباک
عشق ہی شمشیر بستان بلا
عشق ہی اک وادی کرب و بلا
عشق ہی اک آتش جانسوز آہ
زخم سی جسکی کوئی ہی بچ [illegible]
ڈالتا ہی ایک کی اوپر [illegible]
وار پر وار [illegible] ہی جیسا [illegible]

عشق ہی اک فتنہ رنج و بلا
عشق اک سنگین دل سفاک
عشق ہی گرداب بحر جانگزا
عشق اک بیرحم ہی [illegible]
عشق ہی اک [illegible] آہ
الگ سے جسکی کوئی ہوتا [illegible]
ایک کو کرتا ہی بیدم [illegible]
ہی کسی کا تیغ سی سر کاٹتا

عشق ہی اک [illegible]
عشق [illegible] کا دل [illegible]
عشق اک دریا ہی ناپیدا کنار
عشق ہی وہ چاہ جس میں [illegible]
عشق [illegible] جس [illegible]
ہی عدو [illegible] کا [illegible]
عاشق بیچارہ کا دشمن ہی [illegible]
سیکھا ہی القصہ [illegible]

عشق ہی اک طرفہ [illegible]
عشق اک آفت ہی خانہ خراب
اسکی ہر یک تیغ ہی خنجر [illegible]
پھر نہیں لگتا کبھی [illegible]
بیشک [illegible] ہی [illegible]
کرتی ہی [illegible] ہی [illegible]
خون [illegible] نہیں [illegible]
[illegible]

تحقیق معنی عشق و عشقانے و بیان کیفیت عشق حقیقی و مجازی

عشق کی معنی [illegible]
پہ [illegible] لکھا ہی العزیز
ہی [illegible] لا [illegible]
عشق کی آثار ہیں [illegible]
عاشقی [illegible] ہی [illegible]
عشق ہی [illegible] العزیز

لائی ہی [illegible] دلیل
عشق میں باقی نہیں [illegible]
عشق ہی لاریب [illegible]

بعض کہتے ہیں یہ معنی [illegible]
[illegible] ہی عاشق [illegible]
عشق کا [illegible] ہی [illegible]

عشق [illegible] نفسانی مرض
عیب [illegible]
[illegible] نہیں آتا [illegible]
[illegible] کہا ہی [illegible]
[illegible]
[illegible]

مثنوی

آہ سرو [illegible] چشم [illegible]
ہی وہ معنی [illegible] گیا [illegible]

گر ترا [illegible]
جس [illegible] ہی [illegible]

عشق سے ہے جب طبیعت کو لگاؤ
معشوق کو کہ وہ بھی جاتا ہے لگاؤ
پر نہیں معشوق سے ہوتا جدا
جیتے جی مر کے وہ ایسا ہو رہا

بلکہ ہو عاشق سے وہ انجام کار
خود ہو اے معشوق کا معشوق یار
جب مجازی عشق کا یہ ہے اثر
کیوں حقیقی کا نہ ہو بہتر ثمر

عشق حقیقی جو کوئی انسان کرے
کس طرح خالق نہ خود اوسکی بنے
حق تو یہ ہے جسکو ہے عشق خدا
زندۂ جاوید ہے جو مر گیا

عاشق اس سے ہے ظل حق خدا
ذات سے اسکے نہیں ہوتا جدا
عاشق و معشوق دونوں ایک ہیں
دو سمجھنا اونکو ہے تب الٹی

جب وہی کا دوسے پردہ اٹھ گیا
تب انا الحق سے کہا تو جرم کیا
نام حق کا حق نے جب آپ ہی لیا
قتل پھر منصور کو ناحق کیا

بیان حال شیخ منصور اور کہنا لفظ انا الحق کا بجوش سرور

کہتے ہیں منصور تھا اک پاکباز
واقف سر خدا ہی بے نیاز
دل سراسر نور تھا اوس پاک کا
عاشق صادق تھا وہ اللہ کا

علم ظاہر میں وہ تھا گو بے مثال
علم باطن میں بھی تھا اوسکو کمال
عارف کامل تھا وہ کان وفا
باحیا تھا بامروت باصفا

نو عمری میں اوسکی شہرت تھی عیاں
تھا اگرچہ شمع بزم عارفاں
گوہر دریائے علم و عشق تھا
آفتاب آسمان عقل تھا

آگے ہر اک نے سبق اوس سے لیا
اوسکے آگے سب نے زانو تہ کیا
پیشوائے خلق تھا وہ پاکباز
اوسکی ہمت میں تھا اک کونیاز

القصہ ہر علم میں مشہور تھا
خلق میں منصور بھی منصور تھا
دل میں اوسکے بسکہ تھا نور الٰہ
سالک اوسکے آگے تھا گمکردہ راہ

عاشق اوسکے عشق پر دیوانے تھے
صادق اوسکے صدق پر پروانے تھے
جتنے تھے اوس عصر میں مردان دین
رکھتے تھے اوسکی فضائل پر یقین

مست جام عشق گو ویسے تھا
پر نکلتا اوس سے لا از دل نہ تھا
سال اوسکو اسطرح گذرے سپاس
بات کا اپنی سدا ہر لحظہ پاس

جوش دل سے ایک دن بے اختیار
کہہ اوٹھا لفظ انا الحق بار بار
سنتے ہی یہ نالۂ عبرت فزا
ہر جگہ بغداد میں چرچا ہوا

آمادہ ہونا عالموں کا قتل منصور پر

جسکو تھا اخلاص اوسکی ذات سے
منع وہ کرنے لگے اس بات سے
خوش نہیں منصور سے پیر اوستاد
خلق کو وہ جیتے جی تو اپنا تھا

ورنہ جو ہیں تابع شرع متین
قتل پر آمادہ ہوگئے بالیقین
بسکہ بحر عشق میں مستغرق تھا
آشنا تھا کب کسی کی پند کا

جو فقیہ تھے عقائد میں درست
قتل پر باندھی کمر اون نے چست
عالموں سے جا کے استفتا کیا
جتنے تھے منصور کی کہتے ہوگیا

تھی ہمیشہ سے وہاں قائم عمل
خلق سے تھی کی سمجھ پال و خلل
ہائے اس منصور کو کیا ہوگیا
دین حق کو چھوڑ کر کافر ہوا

قول شیخ منصور

کر ظاہر یہ حرکت سے وہ بار [illegible]
بعد اسکے پھر کیا یہ التماس
بات یہ سنکر خلیفہ چپ رہا

منشتک ہی جان سے وہ جانگا
ہی اگر یہ شرع کا حضور تمکو
جان سے [illegible] یہ سچ میں
کرکی اپنی [illegible] فکر و غور

سر تو باہر کرکی سب نے مشورہ
قتل میں انکی یہ کچھ تامل کر
کیونکہ تھا اس سر سے [illegible]
قید میں منصور کو بھیجا بغور

حال جو کچھ تھا خلیفہ سے کہا
شرع تا قائم رہے [illegible]
دل میں اسکی انس تھا منصور کا

قید میں جانا منصور کا اپنی ارادت سے اور رہا کرنا قیدیوں کا صرف کرامت سے

ایک جادو کیا ہی یعنی یہ لکھا
ہی اگر شیطان کی سی سب کا کیا
پھر لگا رہنے وہ اپنی طور پر
تا عمل وہ سکو ملجائی [illegible]
ایک شب [illegible] وہ سکا [illegible]
جب گیا زندان میں منصور خود
شب ہوئی تو قیدیوں سے یہ کہا
سنکے یہ منصور کی باتیں کہا
شیخ نے انکی یہ سنکی گفتگو
دست بستہ [illegible]
یعنی قیدی چار سو تھے انمین جو
دیکھکر [illegible]
[illegible] ہو گا خلیفہ کا عتاب
وار کہنے [illegible] جب اختیار

پر تمہیں عطار نے ایسا کہا
چھوٹ جانا قید سے [illegible]
[illegible] نگاہ [illegible] نظر
[illegible]
کہ نظر آیا نہ کوئی جب گیا
قیدیوں کو دیکھ کر [illegible]
قید [illegible] تمہاری [illegible]
جاؤ سبکو کر دیا میں نے رہا
[illegible]
بند ہی پر قفل ہی آہنی [illegible]
چار سو دیوار میں [illegible]
دست پا کو شیخ کی [illegible]
جو زبان پر آئیگا [illegible]
قید ہو کسطرح ہمکو [illegible]

یعنی جب منصور زندان کو چلا
سنتی ہی یہ [illegible]
دیکھ پائی [illegible]
اور [illegible] قید کر لائی [illegible]
قول نادان [illegible]
[illegible] کیا
حال [illegible]
بولی قیدی [illegible]
ہو گئی سب بندیوں [illegible]
کی نظر منصور نے دیوار پر
پھر [illegible]
اور یہ [illegible] کہا [illegible]
سنکی یہ منصور [illegible] کہا
جلد اب [illegible]

ایک نادان [illegible]
[illegible] کیا
اور [illegible]
بعد [illegible]
[illegible]
[illegible] کی پڑا
کر دیا ہر ایک نے سب [illegible]
کسطرح [illegible]
[illegible] سب [illegible]
ہو گیا [illegible]
نکلی قیدی اور [illegible]
آپ [illegible]
سبکو [illegible]
تا کرون میں [illegible]

مناجات کرنا منصور کا بحضور خداوند انام اور آرزو کرنا اوسکی وصال کی بخشوع تمام

اوٹھ گیا دار و رسن تب کرکی غو
اے تو نہاں سبسے تو ہی ہے آشکار
عرش و کرسی تو نے ہی پیدا کیا
ہے تو ہی آرام جانِ عاشقاں
وصل تیرا مونس و غمخوار ہے
وصل کی لالی میں ہے آتش بپا
تیری ہی فرقت کا ہوں بیدرد گر
وصل اپنا میری حق میں کر نصیب
وصل میں اب ہو رہی ہی ادبیر کی
وصل ہی کی آس میں ہی کربلا

شیخ ہو بیٹھا وزانو غبار رو
اے خالق ہے تو ہی پروردگار
تو نے ہی اپنا مجھے شیدا کیا
ہے تو ہی درمان ہر بیدلاں
تیری فرقت مجھی دشوار ہے
اب نہیں سے تاب ہجر ای کبریا
جلد ملجا مجھسی اے پروردگار
تو ہو محبوب اور کر مجھکو حبیب
درمیاں سے جلد ہی پردہ اوٹھا
باغ سے زندان مجھی بہتر لگا

اور یہ کرنی لگا او وصل طلب
جانتا ہے تو ہی سب کی دل کی راز
تو نے ہی پیدا کیے ہیں انس و جاں
وصل کی ہے تیری مجھکو آرزو
وصل کی تیری لگی ہے دل کو لو
تیری ہی فرقت کا دیوانہ ہوں میں
اپنی ہی فرقت کی مجھ سے تو
وصل کا تیری ہی اب ہے خیال
وصل بن اب ہے یہ طاقت کہاں
وصل کی سودے میں ہی دل کا

اے مری پروردگار دو جہاں
کچھ چھپا تجھسے نہیں ہے دل کا راز
ہے تو ہی ہر شے سے تب یہاں
جلد بر لا آرزو میری ہے تو
لگ رہی ہے آگ ہر دم فرقت کی
وصل کی تیری ہی پروانہ ہوں میں
طالب وصل تو میرا ہے
کر نصیب اپنا مجھی ای ذوالجلال
وصل کا ہر لحظہ دل مشتاق ہے
دل کی ہی آرزو مجھکو دراز

اعتراض کرنا ایک غافل کا اس دار اور جواب دینا منصور کا بہ کرو فر

ایک نے کہا اوسی پر پہنچی تھا
بولا اپنی آپ پر ہنستا ہوں میں
آپ پردہ آپ ہی بیٹھا ہوں میں
ہے اوسی کی ذات کا ہر جا ظہور
درمیاں سے اوٹھ گیا جب تنگ

یوں کہا شیخ سے ای یکا
ماجرا کیا ہے یہ مجھکو ہی بتا
آپ قطرہ آپ ہی دریا ہوں میں
جسنے دیکھا و ہی میں ہی سما
پھر دوئی کا اوسنے کیا ہی
پس یکایک نعرہ مارا آہ کا

تو اگر حق ہی تو سیر کر
آپ طالب آپ ہی مطلوب ہوں
جو فنا ہو کر ملا دلبر سے
اوس سے حق الحق ہی ہے صحیح
ایک ہی جب ہو گئی اپنی تمام
جو حق میں آگر انا الحق کہ

کسلئے آگے دشت خم کرنا ہی
خود حبیب اور آپ ہی محبوب
درمیاں سے دور دوئی کا ذکر کیا
سب میں وہ کیا شعور
پھر تو کا وہاں کیا ہی کلام

بیان وجہ قتل منصور بقول بعضے از محققان با دراک و شعور

ایک جا پر یہ روایت ہی لکھی
اور روضہ بخشش میں بیان
تھی جو صادر اونکو عجب پیوستگی
دیکھکر حضرت نے چشم پر آب
سنکے یہ منصور یوں کہنی لگا
وہ میں لبریز اگر ہو سر فدا

وجہ یہ منصور کی ہی قتل کی
بانتہا ہی اولیا و اصفیا
سبنے تب چاہا کہ یہ ہوجا بند
یوں کہا ای سو ہی یہ غفلت
ایک سر کیا لاکھ سر بیجے فدا
اس سے بہتر ہی نہیں کچھ مدعا

خواب میں اک شب نظر آیا
آیا اک سوراخ خیمہ میں نظر
بند کرنی کی بہت تدبیر کی
جب تلک نکلا یہ منصور اپنا
کسکا یہ تب میں کی نصیب
یاں نہیں مطلب سخن

ایک خیمہ اک جگہ ہی تھا کھڑا
وہ محبوب نی اپنا کیا اوس
یہ نہ حکمت لگی پیش چلی
بند ہونا اوسکا ہی دشوار تھا
جو فدا محبوب پر ہو وہی
عشق بازی نا تمام

سنکے زبانی اپنی خبر الورا | ایسی گرمی عاشق صادق ہوا | خواب میں منصور جسدم آگیا | اوسکی اب تنی انا الحق کی صدا

جانا سید جنید کا پاس منصور کی اور اعتراض کرنا قول انا الحق پہ آپ شرع کی رو سے

تھی وہ زندان چہ خلقت صد ہزار
شیخ شبلی ایک لکڑی جس کی قید
پہونچا جب یہ خبر شیخ بغداد
کیسکے پیر اندرون کو رخ کیا
عاشقی میں خوش نہیں [illegible] چال
جہلک کب کہنا انا الحق ہی بجا

ہر طرف تھا شور محشر آشکار
منصور [illegible] ہو گئی پیش جنید
با گروہ مخلصان بے ریا
شیخ نے منصور سے تب یوں کہا
شرع میں ہمارا تو رخنہ ڈال
عشق گر ہو دوی تو ابہی دیا
بسکہ پیغمبر ہیں سبکی پیشوا

آئی حالت ہی جو کی پاس شیخ
اور زندان کا کہا یہ ماجرا
شیخ نے منصور سے اسدم کہا
چھوڑ دے منصور اپنا اطلاق
اپنی عالم میں تو دیوانہ ہوا
قول تیرا اگر ہوتا صحیح
کر اطاعت [illegible] اس سے باز آ

ہوتی ہے [illegible] کی فتح
[illegible] شیخ یہ سنکر چلا
[illegible] کیجیے جلا
اب ہی باز آ ازرہ کفر و دغا
عاشقی کی رہ میں بیگانہ ہوا
تو پیمبر ہی [illegible] کہتے ہیں صحیح

جواب دینا منصور کا بدلائل شریعت اور پھر آنا سید جنید کا باندوہ و ملالت

شیخ نے منصور نے اوسدم کہا
سن لو [illegible] جو پیمبر نے کہا
نحن اقرب ہی جو خالق کا کلام
بت پرستی میں [illegible] رہتا ہی
تو ہی اپنی خودی میں مبتلا

عشقبازی میں بھی ہی [illegible]
تو نہیں [illegible]
کیا تو واقف [illegible]
اور منصور اسکو کہتا ہی تو
اس سبب سے ہی یہ نخوت برملا
شیخ یہ سنکر ہوا جان سی جدا

تیری ہی [illegible] ظاہر نکلنے
لی مع اللہ ہی قول [illegible]
تو فقط ظاہر [illegible] کا [illegible]
تو روش اپنی سمجھتا ہی [illegible]
جو عقیدت سے تجھے تقلید [illegible]
اور اپنی گھر میں آکر [illegible] گیا

سر پیغمبر سے کیا تجھکو خبر
جانتا ہی اوسکی تو علم [illegible]
حال باطن کا نہ جانا [illegible]
کیونکہ نہیں درمیان لا [illegible]
پھر تجھی نسبت ہی کیا توحید [illegible]

استفسار کرنا عالموں کا قتل منصور پر چھہ بار اور فتوی لکہنا سید جنید کا بارہ ہفتم بدستور علمای شریعت دیار

عالموں نے جبکہ یہ ماجرا | شیخ سے پھر جا کی استفتا کیا | چند او سپر شیخ نے فتوی لکھا | کچھ نہ بولا [illegible] کی سوا

دیکھکر یہ شیخ کا مفتی کے طور
دلمیں اپنی خوب کر کی غور او
یون کہا سلطان سی ای بادشاہ
شیخ کا فتوی بھی لینا ہی آج

کیونکہ وہ بھی شیخ تھا اور پیشوا
وہ نہ لکھیگا تو ہی دہشت کی جا
شاہ کو بھی آئی یہ حجت پسند
بھیجا محضر پیش شیخ ارجمند

پہونچی محضر شیخ رومی زار زار
کچھ نہ لکھا اور سکی اور پڑ ہنا
یون ہی آیا الغرض محضر پیہ یار
شیخ نی سر پاؤن کی لکھنے سی ہات

بار مہر سے تک سب ونکو کیا
کر کی جامہ فقر کا تن سی جدا
پہر پہن کر عالمونکا سب لباس
اور یہ لکھا شیخ کا پہر کر کی پاس

ملک ظاہر سی اگر درکار ہے
تو ملا شک ... منزی کو دار ہے
پاکی یہ فتوی کہا شوکت فشان
باز خواہ خون ... کی بیجان

تفہیم کرنا شیخ شبلی کا منصور کو ترک انا الحق اور راضی نہونا منصور کا اس بات پر مطلق

حال فتوی کا جو شبلی نی سنا
یون کہا منصور سی ای باوفا
راز حق کو تو نی کرکے آشکار
کی گوارا اپنی حق میں ... دار

اب بھی جو اس راز کو مخفی کرے
کون ہی پہر تجھے آزاد دے
سنکے یہ منصور بولا ای شفیق
ہو رہا ہون غرق دریائی عمیق

محو ہون لا ادری مین سربسر
بند آزادی سی کیا مجکو خطر
غم نہیں تکلیف ایذا کا بھی
کچھ نہیں آزار کی پروا مجھے

مین نہیں منصور ہون بے باخدا
مین تو اوسکے رنگ مین رنگ گیا
نام کو ہر چند مین منصور ہون
پر نہیں یک لحظہ حق سی دور ہون

گنج پنہان ہی مگر اس جسم مین
سر خالق ہی نہان اس اسم مین
راز جو توحید کا ہی مہربان
جلد ہوگا عاشقون پر وہ عیان

کر کی فانی آپ کو ای باوفا
جلد تر لیتا ہون نہین نقد بقا
دار پر لاتا ہون اپنی سر کو
یون کرونگا روشن اپنی اسم کو

عشق بازی مین جو ہوگا نتیجہ
عشق کا حال اوسپہ ہوگا آشکار
ہون فقط منصور مین اسکا ...
جان دونگا ایک دن اس نام پر

مین چھپانی کو نہیں پیدا ہوا
پہر چھپاؤن کسطرح سے شبلیا
ساغر احمد سی نہین وہ خوار
یہ مری تفسیر سی ہی ... یار

سر حق جبتک نہیں ہوتا عیان
کس بھی شبلی ہی ای شبلی کہان
مین نہین ... سی آزاد ہونگا
شرط جو ہوگی بجا وہ لاؤنگا

پر بھی اک روز کی مہلت ملی
تا کہ اوس ... مین ... ہی
یعنی ... شیراز سے
دونگا اوسکو ... ہی

ہی او شیخ و عاشق ... نقیر
کہتی ہین ... کہ شیخ کبیر
ہو مری حالت جب اوسکو خبر
ہی ... مجکو ... دار پہ

آنا شیخ کبیر کا شیراز سے اور منع کرنا منصور کو اس روش اور انداز سے

گفتگو منصور سی جو کچھ ہوئی
عالمون سی سب شبلی نی کہی
الغرض جب شہرہ وہ آخر ہوا
اور پردہ راز کا بھی اوٹھ گیا

صبح دم آیا وہ شیخ نامدار
یون کہا منصور سی ای ... وفا
بھید حق کا کسلیے تو نی کہا
جس نے ... کہتے ہین جفا

کیون انا الحق کہکی تو رسوا ہوا
کون جانی اسکا مطلب جز خدا
گنج کو پوشیدہ رکھتی ہین تمام
کر دیا تو نی مگر یہ گنج عام

بادہ نوشی تو نی کی بیجا ہی حال
ایسا بیہوشی سی تجا ابتر حال
اب سبب کیا ہی کہ تو بیہوش ہی
اسقدر کیون تجکو جوش ہی

یون کہا منصور نی ای پیر ...
حال سی میری تجکو خبر ...
یعنی خود وہ ... ہی تو ای ...
بحر معنی کا ہی ناپیدا کنار

اور یہ پیر صفا ہی ... مکان
مارتا ہی اپنی موجین ... مان
مجکو بھی ... سے قطرہ ملا
ہون ... سی ... بھی

بھید جو توحید کا تھا کشف کیا
کہد عاب ... پر مجکو ...
آپ سی کر عالم استغنا کرین
ہی ... آپ بھی فتوی لکھین

شیخ بولا جو کہا تم نے سنا تب کہا منصور نی ای بیحیا	او فقیہ کہنا تمہارا ہی بجا لکھدو قابل قتل کی منصور کو	پر مین فتوی کس طرح لکھوں بھلا قتل میرا شرع مین جب ہی روا	دیکھتا ہون خود مین انکار خدا پہر بھلا تاخیر سی مطلب ہی کیا

ہجوم لانا عالمون کا پاس شیخ کے بطلب فتوی اور بپا کرنا دار کا

باہر آیا جبکہ وہ شیخ کبیر
یون کہا تب شیخ نی ای مہربان
یہ سخن جب عالمون نے سن لیا
کب فقیہ ہو ماجرا اوس نے زکا
آج عاشق کا ہی روز امتحان
آج ہی معشوق کا ہی خونریز
ہوتا ہی اک دم مین عاشق شہید
شیخ کہون جیتا ہی مرنے سی وصل
کٹ گئی شکر خدا فرقت کی رات
وصل اب آج ہوتا ہی نصیب
تھا کہا منصور وان لیسا ہی
پھر انا الحق کہکے غایب ہو گیا
سو جنیون کا اسکی زیر رو تھا
چپ کہڑی تہی سب سی وہ پارسا
بیستانی کا سبب ہی اشکار

آگی اونکی پاس اک جمع کثیر
قتل کی منصور کے جو تھا بپا
دار کو فی الفور قایم کر دیا
ہر طرف شور قیامت تھا بپا
آج کرتا ہی فدا وہ اپنی جان
آج ہی کی روز ہی عاشق شہید
درمیان سے آج اوٹھتا ہی حجاب
آج ان دونون کا ہی باقی وصل
درد و غم سی آج چھوٹی ہی نجات
سرخرو ہوتا ہی عاشق عنقریب
لاکھ مشعون مین ہو جیسے ایک
دیکھنی اوسکو سکتا سا ہوا
عاشقون کا اس سی دل تھا تپا
جسم مین گویا اسکی دم تھا
یعنی ہو منصور کو یہ ناگوار

کہکے سب منصور کا یہ ماجرا
حال باطن سی خدا آگاہ ہی
اور لائی اوس جگہ منصور کو
ہر جگہ تھا لاکھون انسان کا ہجوم
آج ہی معشوق سی عاشق قرین
مہربان معشوق ہی عاشق پہ آج
ہو چکا معشوق کا اب وہ ناز
آج بیشک چھٹتی ہی نار فراق
آج پہونچا ہی مرہم وصل نگار
الغرض وان جمع تہی خلق خدا
شاد تھا اک رہ وہ کو غم تھا
سالک اپنی راہ سی تہی بے خبر
زاہد اپنی زہد سی شرما گئے
طیش سی جاہلون نے اوس زبان
ورد کیا کر طیش ہو جا وہ عیان

شیخ سی یہ آگے پوچھا مسئلہ
پر بظاہر قتل کی اک دعوی ہے
اس تماشا تھا قریب و دور کو
شہر مین مچ گئی یہ بہت دھوم
ہجر کا ہی آج روز آخرین
ہوتا ہی شب وصل آج
آج سی عاشق کا ہی روح نیاز
آج آخر ہی زمان اشتیاق
آج بہوتا ہی زخم دل نگار
جسکے منہ مین جو آیا وہ کہا
خوف شیخ سے بہلا دیا کسی
واصلون کی تہی عجائب خود نظر
عالم اس اندازی سی گھبرا گئے
کہین مشایخ پر بسکہ تہی غضبناک
تھا صحیح البتہ لیکن گمان

دیکھکر منصور یہ انداز طور
سب نے تو پی اوسکی سچ جان کے
سنگ جیسکا جسم پر اوسکے لگا
جسنے پوچھا اوس سے احوال عجب
اور یہ ہے میری لب کا عجیب
سنگ شبلی یہ کلام رنج زا
یعنی تھی ہم اوسکی بی اختیار
عالموں نی دیکھکر یہ طور رنگ
کھینچکر جلاد جب خنجر چلا
سر و گردن جلد تر فرقت کی
ہاتھ بھی اوسکی اوسی دم جدا
پوچھا شبلی نے کہ اے خندہ جو
خوش ہے اب بھی تو منصور عاشقان
پھر کہا شبلی نے اے کان فنا
پھر کہا شبلی نے ای دل آگاہ
الغرض یہ کہکی سب چلا کر
کسی نی جب سر کٹا اوس پاک کا
پھر جلایا اوسکی جسم پاک کو
عاشقوں کا کچھ جدا انداز ہی
حق تو یہ ہی عشق ہی مرد کا
جان و مال آبرو جو اپنی دے
دل کو اوسکی دوستی میں ...
سر دیے کی بات یہ سمجھو عزیز
گر تو اپنا نفس ... تو ڈرے سا
حق پرستی ہو جو خود کو بھول جا

دار سے جب جا وہاں پہونچا تھا
سنگ بازی ہر طرف سے ہوچکی
جا لگا وہ پھول اونکو منہ پر آ
یہ بتایا اوسنے ایذا کا سبب
یعنی ہی نسبت میں یہ میرا قریب
وجد میں آ کر انا الحق کہہ کے شور
سب لگی کہنی انا الحق بار بار
یوں کہا جلاد سے کیا ہے ...
سر دیا منصور نی اپنا جھکا
وصل کی اب لگن ہی ...
بولا ہر قطرہ انا الحق کی صدا
ساعدوں ... سرخ کیوں ہاتھ ہیں
بی وضو ہی جوں نماز اونکی کر...
اب تصوف کی بھی معنی بتا
عشق کی معنی ہیں ... بتلاؤ ...
بی تامل چڑھ گیا یہ دار پر
تب بھی نکلی ہر ندی انا الحق کی ...
یوں دیا دریا اوسکی خاک کو

اور جوش عشق میں تھا خدا
تھی نصیحت غرض اوسکی ...
اور شبلی نی جو مارا ایک پھول
ہیں جو رواں عاشقی سے بی خبر
میری اور اونکی ... جیسے ...
جبکہ دیکھی منصور نی بی صدا
تھا وہاں انسان ...
رحم ہی اوسکی حال پر مطلق نہ کیا
اور کہی جلاد سے یہ التجا
ہاتھ کاٹ اسکے یہ جلادو سے
پھر لہو میں ہاتھ اپنا بھر لیا
یوں کہا منصور نے ...
خون سے ہی سچ نہیں ... وضو
بولا اونی ہے تصوف کا بیان
بولا معنی عشق کی ...
سیکھے جہاں ...
پھر تو اوسکی ہو گئی ...
پھر دیا اوس خاک کو ... میں ڈال

اشارت نفس سرکش

عشق نامرد سے ہو کب ...
پھر نہ کیوں معشوق تیرا ...
پھر تو اوسکو پا گیا او ...
زندگی میں جو تجھکو ہی تیز
تب مسلمان تجھکو کہنا ہی بجا
کچھ نظر غیر از خدا تجھکو نہ آئے

گر کی میں ... الحمد ...
تو بھی غیر حق نہ ...
ہی اگر منظور تجھکو سروری
عشق حق میں جو تجھکو ...
خود پرستی میں نہیں ملتا خدا
جب کریگا دل ...

پھر لگا دینی انا الحق کی صدا
ہوگیا منصور ...
ہوگیا ... اوسکی ...
ظالموں نے ...
قتل کی ...
...
...
...
جلد ...
شکر خالق کا کیا ...
سرخ ... ساعد ... سرخ کر لیا
کر رہا ہوں میں ...
عاشقوں میں ...
یہ جو دیکھا ...
قتل کرنا ...
عاشقو ... نام اپنا کر گیا
عالموں ...
یوں کہا ... عشق نے اپنا ...
عشق کا ہی ...
حق کی آگے ...
کب ملی ...
سروری ہی سر ...
ہوشیار ...
حق پرستی ... اپنا دل لگا
تب ملیگا ... قد افلح من

عشق ناپیدا نہیں اے بیخبر	پر نہیں بیشک نہیں آتا نظر
دیکھ تو منصور کو اے باوفا	کیسا کامل حق پرستی میں ہوا
حق میں ملکر وہ اناالحق کہہ اوٹھا	تو خدا سے ملکے بن نا خدا
اوسنے اپنا جی گنوایا چپکے ہو	تو اگر ہشیار ہے نفس اپنا مار
الغرض کہہ دے راہ سیدھی ہے یہ لو	راہ کج ہے اے برادر پر خطر
	ہو چکا منصور کا قصہ تمام
عشق ہی بیناکو شکل آدمی بنا	دیدہ خفاش پر ہیں صد حجاب
عاشقونسے کچھ نہیں دیکھا سوا	تو اگر سر ہے تو ہے منصور سے
وہ اناالحق کہکے ہے مشہور عام	کہکے تو حق حق فقط کر اپنا نام
خون دل سے گر وضو اوسنے کیا	تو وضو کر آب دیدہ سے ولا
راہ سیدھی ہے کوئی اے باوفا	ہی مگر وہ راہ راہ مصطفے
اب ہی احمد کا محمد کو سلام	

خاتمۃ الطبع

شکر خدا اے شکور کہ قصہ حضرت منصور مطبع جناب منشی نول کشور میں بماہ ذی قعدہ ۱۲۹۰ھ ہجری مطابق ماہ جنوری ۱۸۷۴ع چھپا مشہور نزدیک دور ہوا